Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

The Causes and Harmful Consequences of Fake News and Its Prevention in the Light of the Quran and Sunnah

جعلی خبروں کی وجوہات، مہلک اثرات اور قرآن وسنت کی روشنی میں ان کا سدباب

Dr. Muhammad Shahid
Assistant Professor, Department of Hadith and Hadith Sciences
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: shahidedu98@yahoo.com
ORCID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

Dr Muhammad Yaqoob (Corresponding Author)
Lecturer Islamic Studies, National University of Modern Languages, Multan
Email: Muhammad.yaqoob@numl.edu.pk

Abstract
For the survival of humanity, any society makes two types of rules. One is legal rules and the other is moral rules. The study of different societies shows that in any society, legal rules cannot completely prevent people from committing crimes. This is because while making legal rules, it is also kept in mind that no one should be punished based on false accusations. The complete elimination of crimes and the social well-being of any society depend on moral rules. Therefore, wherever law is important for any society, moral rules are equally important. Sometimes moral rules are more important than legal rules. These rules are determined by the society itself, in which parents, teachers, rulers, scholars and educational institutions play a fundamental role. Moral rules are weakened when the spread of fake news becomes common. Fake news not only affects the peace and order of the country, but also damages personal reputations and incorrect information is provided in the academic world. These ethical codes are found in the Quran and Sunnah, which include the teaching of verifying news and prohibiting the publication of hearsay. This article explains the reasons for the spread of fake news, its deadly effects, and how to prevent it in the light of the Quran and Sunnah.

Keywords: Fake News, Society, Deadly Effects, Ethical Codes, Prevention

OPEN ACCESS

CC BY

تمہید

اللہ تعالی نے انسانیت کو اس کائنات پر رہنے کے لیے پر امن اور صاف و شفاف ماحول فراہم کیا ہے۔اسے فطرت پر پیدا کیا ہے اور اسے کئی فضائل کا مجموعہ بنادیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کا ماحول اس پر اثر انداز ہو کر اسے فطرت اور فضائل اخلاق سے ہٹا کر خلاف فطرت اور رزائل اخلاق کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ خلاف فطرت چلنے کی وجہ سے انسان اس کائنات میں مختلف قسم کے مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔اس وقت ہمارے پاس ان مسائل کو حل کرنے کے لیے دو طریقے موجود ہیں،ایک طریقہ تو یہ ہے کہ انھیں عقل کے زور پر حل کیا جائےاور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کی نازل شدہ تعلیمات کے مطابق ان مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔اگران مسائل کو عقل کے زور پر حل کریں تو عقل حواس خمسہ کی روشنی میں فیصلے صادر کرتی ہے جن میں خطاء کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ مختلف افراد کی آراء کا اختلاف بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صرف عقل انسانی مسائل کو حتمی طور پر حل کرنے سے قاصر ہے۔یہی وجہ ہے کہ روئے زمین پر فساد برپا ہوتا ہے۔اس کیفیت کو اللہ تعالی نے قران کریم میں یوں فرمایا ہے:

[ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ] ([1])

"خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیاان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے شاید وہ رجوع کرلیں"

اس وقت انسانیت جتنے بھی مسائل کا شکار ہے ان میں بنیادی کردار جھوٹ کا عام ہونااور جعلی خبریں پھیلا کر انتشار پیدا کرنا ہے۔ان کا واحد حل اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ اخلاقی ضوابط ہیں جو معاشرے سے جھوٹ اور جعلی خبروں جیسی خطرناک چیزوں کو ختم کرتی ہیں۔یہی اخلاقی ضابطے قابل تحسین ہیں جو معاشرے کی اصلاح کی خاطر جعلی خبروں کا قلع قمع کرنے اوران کے مہلک اثرات کے ختم کرنے میں اپنا نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

جعلی خبروں کی وجوہات

جعلی خبروں کی اشاعت میں کئی عوامل شامل ہوتے ہیں، جن میں کئی نفسیاتی، سنسنی اور دلچسپی کے عوامل کا خاص عمل دخل ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کا منفی کردار، معاشرتی عقائد میں فساد اور تفریحی پہلوؤں میں منفی جذبات جیسے عوامل بھی شامل ہیں۔ان تمام وجوہات کی بناء پر پھیلنے والی جعلی خبروں کے معاشرتی اثرات سنگین ہوتے ہیں جو معاشرے میں نفرت اور بداعتمادی کو فروغ دیتے ہیں۔ایسی خبروں کی بنیادی وجوہات حسب ذیل

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

ہیں:

i منفی پروپیگنڈا

منفی پروپیگنڈا ایک خطرناک وصف ہے۔ جس معاشرے میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ معاشرہ اپنی اخلاقی بنیادیں کھو بیٹھتا ہے۔اس کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے اور اس کی ترقی کی راہیں مسدود ہو کر رہ جاتی ہیں۔مزید براں منفی پروپیگنڈے کے نتیجے میں پھیلنے والی جعلی خبریں معاشرے کو سیدھے اور ترقی کے راستے سے ہٹا کر تنزلی میں دھکیل دیتی ہیں۔اس فعل کا ارتکاب کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتے ہیں:

[اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ] ([2])

"بے شک اللہ تعالٰی اس کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا،احسان فراموش ہو"

اس آیت سے یہ معنٰی ماخوذ ہوتے ہیں کہ جو کسی جھوٹے پروپیگنڈے کا حصہ بنتا ہے یا اس کا خود موجد ہوتا ہے وہ رحمت الٰہی سے کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص سے رحمت کے فرشتے دور بھاگتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ) ([3])

"جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو(رحمت کے)فرشتے اس سے ایک میل دُور ہو جاتے ہیں اس بدبو کے باعث جو جھوٹ بولنے سے پیدا ہوتی ہے"

اس حدیث مبارک سے بھی جھوٹ بولنے، جعلی خبریں پھیلانے اور اس قبیل سے تعلق رکھنے والی وہ تمام چیزیں جو جھوٹے پروپیگنڈے کا حصہ بنتی ہوں ان کی سخت مذمت سامنے آتی ہے۔

ii ملکی عداوت

مختلف قومیتوں، نسلوں سے تعلق رکھنے والوں اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کسی بھی طرح ملک دشمنی کا مظاہرہ نہ کریں۔ وطن سے محبت ایک دینی اور ملی تقاضا ہوتا ہے جسے برقرار رکھنے میں بھی سب کی بھلائی پنہاں ہوتی ہے۔اس محبت کا اظہار اللہ کے پیغمبروں نے بھی کیا ہے۔ ابراہیم کا شہر مکہ کو امن کا گہوارہ بنانے کی دعا کرنا درحقیقت اس حرمت والے شہر سے محبت کی علامت ہے۔قرآن مجید میں اس کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:

[وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ] ([4])

"اور جب حضرت ابراہیم نے عرض کیا:اے میرے رب!اس شہر(مکہ)کو جائے امن بنادے اور مجھے اور میرے بچوں کو بت پرستی سے بچالے"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

اسی طرح حضرت موسیٰ نے بھی وطن سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اپنی مقبوضہ سرزمین میں داخل ہونے اور قابض ظالموں سے اپنا وطن آزاد کروانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ:

[یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ]([5])

"اے میری قوم! (ملک شام یابیت المقدس کی)اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے اور اپنی پشت پر (پیچھے) نہ پلٹنا ورنہ تم نقصان اٹھانے والے بن کر پلٹو گے"۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے وطن مکہ سے محبت کا اظہار فرمایا کہ جب آپ کو ورقہ بن نوفل نے بتایا کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے گی، تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر جب اس نے بتایا کہ آپ کی قوم آپ ﷺ کو تکلیف واذیت میں مبتلا کرے گی تب بھی آپ نے کچھ نہ کہا۔ تیسری بات جب اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ کو اپنے وطن سے نکال دیا جائے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً فرمایا:

اَوَ مُخْرِجِيَّ؟

"کیا وہ مجھے میرے وطن سے نکال دیں گے؟"

یہ بیان کرنے کے بعد امام سہیلی لکھتے ہیں:

"فِفِيْ هذا دَلِيْل عَلٰى حُبِّ الْوَطَنِ وَشِدَّةِ مُفَارَقَتِهِ عَلَى النَّفْسِ"([6]).

"اس میں آپ ﷺ کی اپنے وطن سے شدید محبت پر دلیل ہے اور یہ کہ اپنے وطن سے جدائی آپ ﷺ پر کتنی شاق تھی"

اس بحث سے یہ بات سمجھنا مشکل نہیں کہ ملک دشمنی پیغمبرانہ طرزِ عمل اور دینی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ یہ دشمنی لوگوں کو غلط سمت کی طرف لے جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں کی اجتماعی سوچ ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ پر انفرادی سوچ جنم لیتی ہے۔ انفرادی سوچ معاشرے کے امن وسکون کے لئے زہر قاتل ہے۔ اس فکر سے ذاتی مفاد کا دروازہ کھلتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جب بھی ایسے لوگوں کے ذاتی مفادات زد میں آتے ہیں تو وہ اس کی حفاظت میں ہر ذریعہ اختیار کرتے ہیں۔ ان ذرائع میں سے ایک جھوٹی خبروں کی تشہیر ہے۔

iii اختلاف فہم

فہم کا اختلاف کوئی ایسی چیز نہیں جو صرف عصر حاضر کی پیداوار ہو بلکہ اس کی بنیادیں ابتدائے آفرینش سے ملتی ہیں۔ بالخصوص عہد رسالت اور عہد صحابہ

میں جو فہم کا اختلاف سامنے آتا ہے اس کا مقصد حقیقت تک پہنچنا ہوتا تھا۔ایک بات میں جب اختلاف ہوتا تو اس کے تمام پہلو سامنے آنے اور حقیقت معلوم ہونے کے بعد وہ اختلاف ختم ہو جاتا۔ فہم کا اختلاف صرف ہوتا ہی اس لئے ہے کہ اس کے تمام پہلو سامنے آجائیں(7)۔

موجودہ دور میں امت مسلمہ میں تفریق کا سب سے بڑا سبب اختلاف اور مخالفت کا ہے۔ذوق، رجحان، کردار، اخلاق یہاں تک کہ نظریات، افکار و آراء، اسالیب فقہ، ہر شے اور ہر معاملے میں اختلاف نظر آتا ہے۔اس کے بر عکس اسلام نے توحید کے بعد جس اہم ترین معاملے کی نشاندہی کی ہے وہ باہمی اختلافات سے اجتناب اور آپس کے تعلقات کو مکدر کرنے والی ہر چیز سے ممانعت ہے۔دین اسلام نے اخوت اسلامیہ کو مجروح کرنے والی ہر چیز کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے امت مسلمہ کو باہم متحد رہنے پر زور دیا ہے۔اتحاد کے کمزور پڑنے کی صورت میں ہی جعلی خبروں کے مہلک ترین اثرات دیکھنے میں ملتے ہیں(8)۔

iv جزوی خبر کا پہنچنا

آج کے جدید دور میں، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی ترقی نے خبروں تک رسائی کو بے حد آسان بنا دیا ہے۔المیہ یہ ہے کہ اکثر خبریں یا تو مکمل طور پر جعلی ہوتی ہیں یا ان کی مکمل اور صحیح تفصیلات نشر نہیں کی جاتیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جزوی معلومات سننے کو ملتی ہیں—یہی وجہ ہے کہ لوگ غلط، ادھوری اور جعلی خبروں کی دلدل میں داخل ہو رہے ہیں۔ حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ اتنے بڑے خطرے کے باوجود بھی لوگ جعلی خبروں کو بڑی دلچسپی سے سنتے اور انھیں شیئر بھی کرتے ہیں۔لوگ کسی بھی خبر کے بارے میں تحقیق کرنا پسند نہیں کرتے اور صرف اپنی دلچسپی سے تعلق رکھنے والی خبر کو پسند کرتے ہیں چاہے وہ خبر سچی ہو یا جھوٹی، کامل ہو یا جزوی۔لوگوں کا یہ عمل جعلی خبروں کی مقبولیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس مقبولیت کے اثرات بہت سنگین ہیں جو معاشرے میں مسلسل نفرت اور بداعتمادی کو فروغ دے رہے ہیں۔کچھ افراد جزوی اور جعلی خبروں کو محض تفریح اور مشغلہ بنا لیتے ہیں اور انہیں سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ایسی خبروں کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔یوں یہ خبریں ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہنچ کر معاشرے میں پھیل جاتی ہیں۔ایسی خبریں لوگوں کے لیے ایک طرح کی دلچسپی اور مزاح کا سامان بن جاتی ہیں مگر اس سے معاشرتی انتشار، خوف، عدم اعتماد اور نفرت جیسے منفی جذبات فروغ پاتے ہیں۔اس سے نہ صرف افراد کے ذہنی سکون پر اثر پڑتا ہے بلکہ معاشرتی

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

تعلقات اور رشتے بھی متاثر ہوتے ہیں۔لوگ ایک دوسرے پر شک کرنے لگتے ہیں اور ان میں برداشت کی کمی پیدا ہوتی ہے۔جعلی خبروں کی وجہ سے بہت سے افراد اور ادارے بدنامی کا شکار بھی ہوتے ہیں، جس سے ان کی ساکھ اور اعتماد کو نقصان پہنچتا ہے۔جعلی خبروں کے یہ رجحانات معاشرے پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتے ہیں([9])۔

ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ دور جدید میں نشر ہونے والی جزوی اور جعلی خبروں پر مکمل اعتماد کرنے اور انھیں پھیلانے سے پہلے تصدیق کریں،سچ اور جھوٹ میں فرق کو پہچاننے کی کوشش کریں۔اس طرح ہم ایک ذمہ دار معاشرے کی تشکیل میں کردار ادا کر سکتے ہیں،ایک ایسا معاشرہ جہاں لوگوں کو صحیح اور غلط میں تمیز ہو۔

v فرقہ واریت

مفسرین و محدثین نے اہل بدعت اور اہل اھواء کو اہل فرقہ سے تعبیر کیا ہے([10])۔دین میں جب بھی کوئی شخص ایک نیا راستہ ایجاد کرتا ہے تو وہ رسول اللہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستہ سے علیٰحدگی اختیار کرنے کا مرتکب ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے بنیادی طور پر حق سے علیٰحدگی اختیار کی ہے۔اس وقت مسلکی، گروہی،اور سیاسی نوعیت کے تشکیل دیئے گئے فرقے اس بات میں کوشاں رہتے ہیں کہ وہ اپنے ہی محدود دائرے،مسلک اور پارٹی کا تحفظ یقینی بنائیں۔اپنے ہی مسلک کا پرچار کریں اور اس کی ہی پرستش میں لگے رہیں۔اس مقصد کے حصول کے لئے وہ جعلی خبروں کا سہارا لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔الگ الگ فرقے بنا کر اور پھر انہیں تقویت پہنچانے کی غرض سے جعلی خبروں کا سہارا لینا معاشرے میں نفرت پھیلانے کے مترادف ہے([11])۔اللہ تعالی نے نفرت انگیز فرقہ واریت کو ہوا دینے اور ان کے لئے جعلی خبریں پھیلانے سے منع فرمایا ہے،ارشاد باری تعالی ہے:

[وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ]([12])

"اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے"

فروعات کے فہم و استنباط اور احکام و مسائل سے متعلق نصوص کے جمع و تحقیق میں ائمہ کا جو اختلاف ہوا،اور اس سے پہلے کسی حد تک یہ صحابہ کرام

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہوا جو کہ ایک معروف تاریخی حقیقت ہے، فرقہ واریت میں شمار نہیں ہوتا۔ یہ اختلاف اگر تحقیق اور اچھے نتائج کی غرض سے ہو تو یہ ایک احسن اقدام ہے۔ لیکن ان اختلافات کو بڑھا کر محاذ آرائی کی راہ اپنانا اور اپنے ہی مؤقف میں تعصب برتنا در اصل تفرقہ کی ایک صورت ہے۔ احناف و شوافع مذاہب کا اختلاف اُمت کے بڑے بڑے محدثین، مفسرین اور فقہاء کی نظر سے گزرا ہے۔ کسی نے نہ تو ان امور میں تعصب کی اجازت دی اور نہ یہ مطالبہ کیا کہ ان فقہی مذاہب کو یکسر ختم ہونا چاہیے اور نہ اس بات کو فرض کیا کہ فقہی مسائل میں پوری اُمت کو ایک ہی رائے اور ایک ہی فہم اور ایک ہی مذہب پر جمع ہونا چاہیے۔ ائمہ دین نے ان مسائل میں اختلاف کرنے کی گنجائش رکھی ہے لیکن ہر قسم کے تعصب سے ممانعت کی[13]۔

معاصر صورت حال کافی پیچیدہ اور صحیح فکر کے برعکس ہے۔ دین کے فروعی مسائل کو اصل جبکہ اصل مسائل کو فروعات کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ لوگوں سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ سب کے سب انہی کے مذہب، رائے اور فہم پر آجائیں۔ اس طرز فکر کو معاشرے میں غالب کرنے کے لئے جعلی خبروں کا سہارا لیا جاتا ہے اور لوگوں کو اپنے مسلک اور پارٹی میں داخل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے۔ لہذا فرقہ واریت کے لئے تعصب برتنا اور اپنے ہی فرقے کو غالب کرنے کے لئے جعلی اور بے بنیاد خبروں کا سہارا لینا بالکل معیوب اور اصل مقصد کے برعکس ہے۔

جعلی خبروں کے مہلک اثرات

جعلی خبریں دورِ حاضر کا ایک سنگین مسئلہ بن چکی ہیں جو ایک طرف افراد کی گمراہی جبکہ دوسری طرف معاشرے میں بداعتمادی، نفرت، اور انتشار کا سبب بنتی ہیں۔ سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں معلومات تک فوری رسائی ممکن بنائی ہے وہیں جعلی خبروں کی اشاعت کو بھی بے حد آسان کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرے پر مسلسل مہلک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

i سماجی انتشار

جعلی خبریں جان بوجھ کر کسی مخصوص ایجنڈے اور ایک مستحکم منصوبے کے تحت پھیلائی جاتی ہیں تاکہ عوام میں خوف، اشتعال اور نفرت کو پھیلایا جا سکے۔ ان خبروں کا سب سے خطرناک اثر یہ ہوتا ہے کہ معاشرتی ناہمواری، باہمی عدم اعتماد، جھوٹ کا عام ہونا، تشدد اور ہنگامہ آرائی اور بالآخر سماجی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

انتشار کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تمام صورتیں معاشروں کو اندر سے کھوکھلا کر رہی ہیں۔ قرآن و سنت میں اس طرح کی تمام سرگرمیوں سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُواأَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍفَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَافَعَلْتُمْ نَادِمِينَ] ([14])

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ"

یہ آیت کریمہ جعلی خبروں کے خلاف ایک واضح اصول دیتی ہے کہ بغیر تحقیق کسی خبر پر عمل کرنا نہ صرف غلط ہے بلکہ اس سے کئی طرح کے معاشرتی نقصانات بھی ہو سکتے ہیں۔

ii ذہنی صحت پر اثرات

جعلی خبریں صرف معاشرتی یا سیاسی نقصان کا باعث نہیں بنتیں، بلکہ یہ انسان کی ذہنی صحت پر بھی مہلک اثرات مرتب کرتی ہیں۔ معاصر ڈیجیٹل دور میں سکرین پر ہر لمحے کثیر تعداد میں نئی خبریں دیکھنے کو ملتی ہیں تو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تحقیقی فقدان کی وجہ سے صورت حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ معاشرے میں ذہنی دباؤ، بے چینی اور خوف جیسی مہلک بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ اضطراب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جعلی خبروں پر یقین کرتے ہوئے قدرتی آفات کے غلط اندازے پیش کیے جاتے ہیں جس سے لوگ تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ذہنی الجھن بڑھتی ہے اور فیصلہ سازی میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ معاشرتی اعتماد میں کمی واقع ہوتی ہے جس سے یہ تصور ابھر کر سامنے آتا ہے کہ کوئی چیز حقیقت پر مبنی نہیں۔ یہ سوچ انسان کو تنہائی اور مایوسی کی طرف لے جاتی ہے۔ جعلی خبروں کے نتیجے میں ڈپریشن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اور مثبت طور پر سوچنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ لا محالہ طور پر اس کا اثر جسم پر بھی مرتب ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے کئی مزید بیماریاں جنم لیتی ہیں جیسے نیند کی کمی، بلڈ پریشر کا بڑھنا، دل کی دھڑکن تیز ہونا اور بھوک کا متاثر ہونا شامل ہیں۔ یہ تمام نفسیاتی کیفیات مل کر بیمار، کمزور اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے عاری ذہن کی نشوونما کرتی ہیں([15])۔

اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر خبر کی تحقیق کی جائے۔ سوشل میڈیا کا استعمال مناسب مگر متوازن انداز سے کیا جائے۔ مثبت

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

سرگرمیوں میں جیسے مطالعہ، ورزش، خاندانی وقت میں مشغول رہا جائے۔ دین اسلام نے فرد اور معاشرے ہر دو کی روحانی، جسمانی اور ذہنی صحت کی حفاظت کو بڑی اہمیت دی ہے۔ قرآن و حدیث میں بارہا ایسے اعمال سے منع کیا گیا ہے جو انسان کی ذہنی پریشانی، بے چینی، یا معاشرتی خلفشار کا سبب بنیں۔ جعلی خبریں اسی زمرے میں آتی ہیں، جو نہ صرف معاشرتی فتنے کا باعث بنتی ہیں بلکہ انسان کی ذہنی و قلبی سکون کو بھی تباہ کرتی ہیں۔

iii معاشی نقصان

جعلی خبروں کی وجہ سے معاشی نقصان ایک سنجیدہ مسئلہ ہے جو مختلف سطحوں پر معیشت کو متاثر کر سکتا ہے۔ جعلی خبریں جن معاشی نقصانات کا باعث بنتی ہیں، ان میں ایک مارکیٹ کی غیر یقینی صورت حال ہوتی ہے۔ اسٹاک مارکیٹس کے تناظر میں اگر کسی کمپنی سے متعلق جعلی خبر پھیل جائے تو سرمایہ کار گھبراہٹ سے شیئرز کی خرید و فروخت بند کر دیتے ہیں جس سے مارکیٹ نیچے آجاتی ہے۔ کیونکہ سرمایہ کار عدم اعتماد کا شکار ہو کر سرمایہ کاری کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی برینڈ یا کاروبار کے بارے میں جعلی خبر پھیلا دی جائے تو صارفین ان کا بائیکاٹ کر سکتے ہیں جس سے فروخت اور منافع میں کمی آتی ہے۔ جعلی خبروں کے نتیجے میں عوامی اشتعال بڑھنے اور بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ بعض اوقات احتجاج، ہنگامے یا فسادات پھوٹ پڑتے ہیں جن کا اثر لامحالہ طور پر بازاروں اور تجارتی مراکز پر پڑتا ہے اور معیشت کو نقصان پہنچتا ہے(16)۔

iv جرائم میں اضافہ

جعلی خبروں کی وجہ سے تشدد اور جرائم میں اضافہ ایک سنگین سماجی، اخلاقی، اور قانونی مسئلہ بنتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ایسی خبریں پھیلانے سے کئی غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں جو بالآخر تشدد اور مجرمانہ کارروائیوں میں اضافے کا سبب بنتی ہیں۔ یہ خبریں عام طور پر جھوٹے الزامات، اقلیتوں پر حملے، ذاتی انتقام، سوشل میڈیا پر بے لگام مواد، قانون نافذ کرنے والے اداروں پر دباؤ سے متعلق ہوتی ہیں۔ اس انداز سے پھیلائی جانے والی خبروں سے جرائم، تشدد اور فساد میں اضافہ ہوتا ہے جسے شریعت اسلامیہ نے بغاوت سے تعبیر کیا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

[اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ](17)

"بے شک ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ ذلت ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

ان کے لیے بڑا عذاب ہے"

اس آیت کریمہ کی روشنی میں معاشرتی جرائم سے محفوظ رہنے کے لئے جن ضروری اقدامات کو اختیار کیا جانا چاہیے ان میں بالعموم عوام کو میڈیا لٹریسی ،جعلی خبروں کی اشاعت پر سخت قانونی کارروائی،سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو غلط معلومات کے خلاف مؤثر اقدامات کرنے پر قانون سازی شامل ہیں۔ بالخصوص دینی اسکالرز اور دینی رہنماؤں کا اس ضمن میں بنیادی کردار ہے کہ وہ لوگوں کو قرآنی تعلیمات کے مطابق افواہوں سے بچنے کی تلقین کریں۔

جعلی خبروں کا سدباب قرآن کریم کی روشنی میں

کتب سماویہ کے نزول میں قرآن مجید وہ آخری کتاب ہے جس میں اللہ تعالی نے زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہدایات ذکر کی ہیں۔کسی خبر سے متعلق تحقیق کرنا ہماری معاشرتی زندگی کی بنیادی اکائی ہے جس پر ایک لحاظ سے امن یا فساد کا دار و مدار ہوتا ہے۔اس لئے اس کتاب مقدس میں اللہ تعالی نے کسی بھی خبر پر رد عمل ظاہر کرنے سے پہلے اس کی تصدیق کرنے، جھوٹی خبر کے بجائے سچائی کو پروان چڑھانے اور ہر طرح کی بدگمانی سے بچنے کا صاف راستہ دکھایا ہے۔

i خبر کی تصدیق

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو یہ ہدائت کی ہے کہ جب بھی وہ کوئی خبر سنیں تو بغیر تحقیق اور تصدیق کے اس پر یقین نہ کریں اور نہ ہی اسے آگے پہنچائیں،کیونکہ جھوٹی یا بغیر تحقیق کوئی بھی خبر کئی فتنے،فساد اور بدگمانی پیدا کر سکتی ہے۔

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ][18]

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے"

اس آیت کریمہ سے جو زریں معاشرتی اصول سامنے آتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ ہر خبر پر فوراً یقین نہ کیا جائے۔خبر پہنچانے والے کی دیانت اور سچائی کا جائزہ لیا جائے۔ تحقیق اور تصدیق کے بغیر کسی پر الزام نہ لگایا جائے۔خبر کی اشاعت یا آگے پہنچانے میں ذمہ داری کا مظاہرہ

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 20, 2025

کیا جائے اور اگر تحقیق میں خبر غلط ثابت ہو تو معافی مانگ لی جائے اور اصلاح کا جذبہ رکھا جائے۔آج کے سوشل میڈیا، واٹس ایپ، فیس بک اور دیگر ذرائع پر بے شمار خبریں بغیر تحقیق کے پھیلائی جاتی ہیں جو معاشرتی فساد اور بدگمانی کا باعث بنتی ہیں۔اس لیے قرآن کی یہ تعلیم آج کے دور میں انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

[وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ](19)

"اور جب اُن کے پاس کوئی بات امن یا خوف کی آتی ہے تو اس کا چرچا کر دیتے ہیں اور اگر اسے رسول اور اصحاب اختیار لوگوں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے"

اس آیت کو سامنے رکھ کر ہم اپنے خاندانی معاملات اور ملکی و بین الاقوامی اور صحافتی معاملات کی بآسانی جانچ پڑتال کر سکتے ہیں۔موجودہ صورت حال یہ ہے کہ کسی ایک بات کو اچھالا جاتا ہے اور پھر وہ موجودہ میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں گردش کرنے لگتی ہے اور کچھ عرصے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات سراسر جھوٹی ہے۔ایسی صورت میں شرعی اصول یہ ہے کہ جب ایسی کوئی بات پہنچے تو اہلِ دانش اور سمجھ دار لوگوں تک پہنچادی جائے وہ غور و فکر اور تحقیق سے اس کی حقیقتِ حال معلوم کرلیں گے یوں جھوٹی خبر کی اشاعت نہیں ہو گی۔

ii صدق وسچائی

سچائی اسلام کی بنیادی اخلاقی اقدار میں سے ہے۔ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ سچائی کا راستہ اختیار کرے۔اسے چاہیے کہ وہ جعلی خبروں اور جھوٹ سے اجتناب کرے۔قرآن مجید میں بار بار اس کی تاکید کی گئی ہے کہ خود بھی سچائی اختیار کریں اور سچے لوگوں کا ساتھ دیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ](20)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

سچائی ایسی صفت ہے جس کی اہمیت ہر مذہب اور ہر دور میں یکساں طور پر تسلیم کی گئی ہے۔بالخصوص اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر طرح کی جعل سازی سے منع کرتا ہے چھوٹی سطح سے لیکر بڑی سطح تک سچائی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔سیدھی اور سچی بات کہنے کی راہ دکھاتا ہے۔فرمان باری تعالی ہے:

[يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا](21)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

جعلی خبروں سے فساد، جھگڑے، فتنے جیسی کئی معاشرتی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جبکہ سچائی و صداقت اختیار کرنے سے امن و امان، دل کا اطمینان، لوگوں کا اعتماد، آخرت میں فلاح، نیکیوں کا سبب اور اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔

iii بدگمانی سے اجتناب

دوسروں کے بارے میں بے بنیاد منفی خیال رکھنے کو بدگمانی کہتے ہیں(22)۔ یہ منفی خیال کسی ظاہری نشانی سے حاصل ہوتا ہے اور اس کا ایک نام "سوء ظن" بھی معروف ہے(23)۔ جعلی خبریں بدگمانی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ معاشرے کو منفی اساس پر قائم کرنے کے لئے جعلی خبروں کا سہارا لیا جاتا ہے، اور پھر ان کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد پر ہر فرد کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یوں پورا معاشرہ ہی مشکوک ہو کر رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدگمانی کرنے سے مومنوں کو سختی سے روکا ہے اور اسے گناہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ](24)

"اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔"

یہ آیتِ کریمہ گمان کی اچھی طرح سے وضاحت کر رہی ہے جسے امام فخر الدین رازی (متوفی 606ھ) نے "تفسیرِ کبیر" میں ذکر کیا ہے کہ کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غلطی پر ہو(25)۔ اس لئے اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ ہر بات پر اور ہر شخص کے بارے میں بغیر ثبوت کے منفی رائے کا اظہار نہ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا بعض اوقات گناہ ہوتا ہے۔ اس گناہ کو بدگمانی سے موسوم کیا گیا ہے جو دل میں حسد، نفرت اور دشمنی پیدا کرتی ہے اور معاشرتی تعلقات کو خراب کر دیتی ہے۔ یہ وہ گناہ ہے جو دل کی ناپاکی اور روحانی بیماری کا سبب بنتا ہے۔ آپس کے تعلقات خراب ہوتے ہیں اور معاشرے میں بداعتمادی اور انتشار پیدا ہوتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں بدگمانی ایک اخلاقی برائی ہے جس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے دل کو صاف رکھے اور دوسروں کے بارے میں اچھا گمان کرے تاکہ معاشرہ محبت، اخوت اور خیر خواہی سے بھرا رہے۔

جعلی خبروں کا سدباب سنت کی روشنی میں

جعلی خبروں کے لامحدود نقصانات کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے امت اسلامیہ کو بالخصوص اور انسانیت کو بالعموم ہر طرح کی جعل سازی سے منع کیا

OPEN ACCESS
CC BY

Published: October 20, 2025

ہے۔اس کے ساتھ ساتھ حدیث کی تحقیق و تصدیق کرنے والے محدثین نے جرح و تعدیل اور علم الرجال جیسے قیمتی اصول وضع کیے ہیں جن سے ہر طرح کی جعل سازی کا سد باب ہوتا ہے۔اصل اور نقل کی بخوبی پہچان ہوتی ہے۔

i خبر کی تصدیق کیے بغیر بیان کرنا

رسول اللہ ﷺ نے جعلی خبریں پھیلانے سے ممانعت فرمائی ہے۔ ہر سنی ہوئی بات، افواہ اور جعلی خبر کو جھوٹ سے تعبیر فرمایا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)([26])

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے پھیلا دے"

اگرچہ آج مسلم معاشرے میں جھوٹ اور جعلی خبریں پھیلانے کی کثرت ہے اور سچ ناپید ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اس ایک حدیث پر عمل کرکے مسلم معاشرے کو سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلائے ہوئے جھوٹ' جعلی خبروں اور افواہوں سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔آج سوشل میڈیا پر لوگ ہر پیغام اور خبر کو بغیر سوچے سمجھے صرف کلک کرکے شیئر کرتے دیتے ہیں جو کہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے کی ہی ایک شکل ہے۔کسی بھی خبر کو پھیلانے سے پہلے خوب تحقیق کرلینی چاہئے تاکہ ہم مسلمان ہونے کے ناطے سے کہیں جھوٹے لوگوں میں شامل نہ ہو جائیں۔بے شک جھوٹ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، ومَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ ويَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا) ([27])

"بے شک جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم تک لے جاتا ہے اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

اس پر فتن دور میں فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا کے جھوٹ، جعلی خبروں اور افواہوں کی وجہ سے پھیلنے والے فسادات، بغاوت اور دہشتگردی وغیرہ سے خود کو، اپنے اہل و عیال اور ملک و ملت کو بچانے کیلئے نبی کریم کی ﷺ کی جامع تعلیمات کو سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

ii جھوٹی گواہی سے اجتناب

جھوٹی گواہی دینے والا اپنے مخاطبین کو غلط فیصلہ کرنے اور حقیقت کے خلاف حکم صادر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ جعلی خبروں کو پھیلانا بھی دراصل

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

جھوٹی گواہی کے ہی مترادف ہے کیونکہ جعلی خبروں کی تشہیر کرنے والا جھوٹ کو نشر کرنے والا ہوتا ہے جو اپنے اس فعل کے ذریعے اللہ کے غضب و عتاب کا مستحق ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کے گناہ کو شرک کے برابر کا گناہ قرار دیا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے:

" عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله عز وجل ثلاث مرار، ثم قرأ: [فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ](28)

"خریم بن فاتک کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو (صحابہ سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے کہ "جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر کی گئی ہے"۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، (جس کا ترجمہ یہ ہے): "(بتوں کی پرستش) سے بچو اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو "

جعل سازی کا عمل، جھوٹ بولنا اور جعلی خبریں پھیلانا شریعت اسلامیہ کی نظر میں بڑی سے بڑی عبادت کو ضائع کر دیتا ہے۔ روزہ وہ عمل صالح ہے جس کے اجر کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ لیکن جھوٹ بولنے اور جعلی خبریں پھیلانے سے اس کا تمام ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)(29)

"اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"۔

نتائج وسفارشات

- جعلی خبریں ملکی معاشی، معاشرتی، سیاسی عدم استحکام کا باعث ہیں۔
- جعلی خبروں کا انسداد ہر خبر کی تصدیق کرنے سے ممکن ہے۔ اس لئے انفرادی طور پر بھی خبر سن کر اس کی تحقیق کی جائے۔
- معاصر تمام جدید ذرائع سے کسی بھی خبر کو ارسال کرنے سے پہلے اس کی لازما تصدیق کی جائے۔
- کسی خبر کی تصدیق کرنے کے لئے اسے اولی الامر اور اہل علم کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ جعلی ہے یا اصل ہے۔
- سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی تمام جعلی خبروں کی مناسب روک تھام کے لئے ریاستی پلیٹ فارم کا خاطر خواہ استعمال کیا جائے۔
- جعلی خبروں کے مہلک اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ خلاف ورزی کے مرتکب عناصر کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے۔
- جعلی خبروں کے مہلک اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے سد باب کے لیے اخلاقی تعلیمات کو بنیاد بنایا جائے۔
- خبر کی تصدیق سے متعلق قرآن وسنت کی تعلیمات کی اشاعت کی جائے اور ان کو شامل نصاب کیا جائے۔

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
October 20, 2025

حوالہ جات

[1]۔سورہ روم،آیت 41۔

Surah Ar-Rūm, Ayah 41.

[2]۔سورہ زمر،آیت 3۔

Surah Az-Zumar, Ayah 3.

[3]۔ترمذی، محمد بن عیسی، سنن۔البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔حدیث نمبر:1972

Tirmidhi, Sunan, (Kitāb al-Birr wa al-Ṣilah), Hadith 1972 .

[4]۔سورہ ابراہیم،آیت:35۔

Surah Ibrahim, Ayah : 35.

[5]۔سورہ المائدۃ،آیت:۔21.

Sorah Almaidah, Ayah : 21.

[6]۔ سہیلی،الروض الانف۔ج1،ص413-414۔

Sohaily , Alrawz- al-anf 1,P 413-414.

[7] -اثری،ارشاد الحق،اسبا اختلاف الفقہاء۔ناشر: ادارہ علوم اثریہ،فیصل آباد،ص 11۔

Athri, Arshad- al-haq, asabab Ikhtalaf- al-foqaha. naashir: idarah Ulom asaria , Faisalabad,P, 11.

[8] ۔العلوانی،الدکتور،طہ جابر فیاض،اسلام میں اختلاف کے اصول وآداب۔ناشر: مکتبہ الکتاب،اردو بازار لاہور،ص126،127۔

Alwani, al-Daktoor, Tahajabr Fiyaz, min akhtilaf ke asul wa adab. nashir: Maktabah alktab,Urdu Bazar lahore, P,126, 127.

[9] ۔ ڈاکٹر ہما میر،ابلاغِ عامہ(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،2018ء،ص 175۔

Dr Huma Mir, Iblag-e Amah ,Islamabad: Muqtadrah Qaumi zaban, 2018, P, 175.

[10]۔الدمشقی القُرشی،ابن کثیر،اسماعیل بن عمر، تفسیرِ ابنِ کثیر۔ جلد 3،ص2825–2826۔

Al-Damashqi al-Qurshi ,Ibn kaseer, Ismail bin Amar , Tafseer Ibn-e kaseer. V 3, P 2825–2826.

[11] ۔ڈاکٹر اسد رضا،"جعلی خبروں کی مقبولیت: وجوہات اور معاشرتی اثرات"۔https://www.humsub.com.pk/568680/dr-asad-raza-42/
،17 اپریل 2025۔

Doctor Asad raza,"Jali khabron ki muqaboliyat: wajohat or mashrati asarat" https://www.humsub.com.pk/568680/dr-asad-raza-42/, 17 April 2025.

[12]۔سورہ الانفال،آیت:46۔

Surah Al-Anfal, Aayat: 46.

[13] ۔ ڈاکٹر محمد خالد عاربی، فقہی اختلاف اور احادیث،دین ودانش،شمارہ مارچ 2012،ص15۔23۔

Doctor Muhammad khald aarbi, faqahi akhtalaf or ahadis, din w dansh, shumarah march 2012, 15.23.

[14]۔سورہ الحجرات،آیت:6۔

Surah Al-Hojorat, Aayat: 6.

[15]- He Dan & Shahrul Nazmi Sannusi, "Motives of Sharing Fake News and Effects on Mental Health of Social Media Users: A Meta-analysis", Malaysian Journal of Communication, Universiti Kebangsaan Malaysia, 2024, doi: 10.17576/JKMJC-2024-4002-P11.

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 20, 2025

[16]- Assenza, T., Collard, F., Fève, P., & Huber, S. (2024). From Buzz to Bust: How Fake News Shapes the Business Cycle. ECONtribute Cluster of Excellence. "Tech-based fake news shocks … push unemployment up.

[17] ۔سورۃالمائدہ،آیت:33۔

Surah Al-Maidah, Aayat : 33

[18]۔سورہالحجرات،آیت:6۔

Surah- Al-Hojorat, Aayat :6.

[19]۔سورہالنساء،آیت:83۔

Surah Al-Nisa, Aayat : 83

[20]۔سورۃالتوبہ،آیت:119۔

Surat Al-Tobah, Aayat : 119

[21]۔سورہالاَحزاب،آیت:70۔

Surah - Al-Alahazab, Aayat: 70.

[22]۔مفتی، نعیم الدین، مراد آبادی (رحمۃاللہ علیہ)، باطنی بیماریوں کی معلومات۔ناشر: مکتبۃالمدینہ، ص:140۔

Mufti, Naeem al-Din, Muradabadi (rahmat Allah Aliah),Batni Bemariyon ki Malomat,Nashir: maktabah al-Madina, P: 140.

[23]۔محمد زید مظاہری ندوی، فقہ حنفی کے اصول وضوابط مع احکام السنۃ والبدعۃ، ص:109–118۔

Mohammad Zaid Mozahari Nadvi ,Faqah hanafi ke Usul wa zawabit ma Ahakam alsanat w albadat,s: 109–118

[24]۔سورۃالحجرات،آیت۔12۔

Surah al-Hojorat, Aayat. 12.

[25]۔رازی، فخرالدین، تفسیرِ کبیر۔داراحیاءالتراث العربی، بیروت، 1415 ھ، ج 5، ص 419۔

Raazi , Fakhar-al-Din, Tafseer kabeer. Dar Ihya al-Toras al-Arbi, Baroot, 1415 ,V 5, P 419.

[26]۔قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم۔باب النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، حدیث نمبر 7۔

Qushairi, Muslim bin Hajaj, Sahi Muslim. Bab al-naahy an al◌-hadith be Kulla ma samia, Hadith no 7.

[27]۔قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم۔،باب قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ،حدیث:2607۔

Qushairi, Muslim bin hajaj, sahi Muslim. , bab qabah -al-kazab wa husin al-sadiq wa fazil he, Hadith no:2607.

[28]۔سورہالحج،آیت نمبر:30۔

Surah, Al-Haj, Aayat :30

[29]بخاري، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح۔حدیث نمبر:1903۔

Bukhari, Mohammad bin Ismail, al-jame Alsahihi. Hadith no: 1903.

CC BY